

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_188725**

UNIVERSAL  
LIBRARY





جلد حقوق بحق کتبہ متقل و محفوظ میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَعَلٰى اٰلِهِٖ وَسَلَّمَ

# ہمارے نبی

مؤلف محمد

سید نواب علی ایم۔ اے۔ پروفیسر ٹرہودہ کالج

مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ

کے لئے

باہتمام عبدالعلی خاں

مطبع جامعہ ملیہ علیگندہ میں طبع ہوئی

تعداد ۱۰۰۰

قیمت ۴۰

ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ

جولائی ۱۹۱۶ء

بار دوم

طبع جدید



# شکرہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڑھ نے جب نظام تعلیم کی طرف توجہ کی تو اردو زبان میں ایسی کتابوں کی قلت محسوس ہوئی جو تعلیمی اصول کو پیش نظر رکھ کر طلبہ کیلئے نصاب میں اہل کچا سکیں لیکن بعض مضامین میں تو کتابیں ملنا محال ہی معلوم ہوا۔ اس لئے قیام جامعہ کے چند ماہ بعد ہی یہ ارادہ کر لیا گیا تھا کہ جب وہ جامعہ اس اہم خدمت کو اپنے ذمہ لے اور کتبہ دروس ریڈریں طیار کرائے۔ اس وقت تک کے لئے کہ یہ کتابیں طیار ہو کر شایع ہوں نصاب میں موجودہ وقت کتابوں میں سے بہترین تجویز کر دی گئی تھیں۔ ان جوڑہ کتابوں میں سے مختصر مگر نفیس و مفید کتاب بھی جو جامعہ کی طرف سے اس وقت شایع کی جا رہی ہے۔ باوجود تلاش کے اس کی چند کاپیاں بھی ہمارے طلبہ کو نہ مل سکیں۔ میں اپنے قابل استاد اور مخدوم دوست مولوی سید لو اب علی صاحب ایم۔ اے۔ کا اپنی اور اراکین جامعہ کی طرف سے تہ دل سے شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ موصوف نے بخوشی مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کو اس چھوٹی مگر بیش بہا کتاب کلتی اشاعت بہہ کر دیا۔ سید صاحب موصوف سے ابھی اور تقاضا جاری ہے خدا کرے اہل قلم حضرات اس طرح جامعہ کی دلرس فریوہ سے قوم کی خدمت پر آمادہ ہو جائیں۔

خاکر

عبد المجید خواجہ  
شیخ الجامعہ

۲۷ جولائی ۱۹۲۲ء

# طط دو مکیشن

نہایت ادب کے ساتھ یہ کتاب ہر ہائینس  
نواب سلطان جہان سگیم صاحبہ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی  
فرمانروا سے ریاست بہوپال دام ملکہا کے نام نامی  
سے معنون کی جاتی ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

نواب علی۔ ایم۔ اے

پروفیسر بڑودہ کلج

# فہرست کتاب

دیباچہ

- |    |     |                                    |
|----|-----|------------------------------------|
| ۱  | باب | اصحاب الفیل                        |
| ۲  | باب | حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا           |
| ۳  | باب | حضرت زید بن حارثہ                  |
| ۴  | باب | پیغام آہی                          |
| ۵  | باب | کافروں کا طرح طرح سے ستانا         |
| ۶  | باب | خندان بن ربیعہ کا دنیاوی پلٹ دینا  |
| ۷  | باب | مہاجرین اور نجاستی                 |
| ۸  | باب | سفر طائف                           |
| ۹  | باب | معراج و فرضیت نماز                 |
| ۱۰ | باب | ہجرت                               |
| ۱۱ | باب | مسجد نبوی                          |
| ۱۲ | باب | ہمارے نبی کی شجاعت اور عفو         |
| ۱۳ | باب | فتح مکہ اور ہمارے نبی کا رحم و کرم |
| ۱۴ | باب | حضرت حمزہ کا قاتل                  |
| ۱۵ | باب | حانم طائی کی بیٹی                  |
| ۱۶ | باب | بکران کے عیسائیوں سے مباہلہ        |
| ۱۷ | باب | خود اختیاری فقر                    |
| ۱۸ | باب | معجزات                             |
| ۱۹ | باب | یہودیہ کا ہمارے نبی کے ذریعہ دینا  |
| ۲۰ | باب | تعلیم اسلام                        |

## دساجہ

ہندستان میں مذہبی تعلیم کی ضرورت یہاں تک محسوس ہونے لگی ہے کہ اب سرکاری مدارس میں بھی اس کے اجرا کے متعلق مشورے ہو رہے ہیں بلکہ برہما میں گورنمنٹ کی طرف سے عملی کارروائی بھی شروع ہو گئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جس قدر مذہبی تعلیم کی طرف سے عدم توجہی عمل میں آئی، اسی قدر اخلاقی اور روحانی حالت ردی ہوتی گئی مگر آخر بڑے نتائج نے اہل نظر کی آنکھیں کھولیں۔ اور مذہبی تعلیم کی اہمیت تسلیم کی گئی۔

مسلمانوں میں اگرچہ زمانہ کے انقلاب سے مختلف فرقے پیدا ہو گئے ہیں لیکن پھر بھی سب ایک خدا، ایک رسول، اور ایک ہی کتاب قرآن مجید کو مانتے ہیں اس لئے اگر مذہبی تعلیم کے واسطے اس قسم کی کتابیں تیار ہوں جن میں مذکورہ بالا عنوان پر متحد مضمون ہوں تو شیعہ، سنی، بوہرے، اویس، وغیرہم سب فرقوں کے بچوں کو یکساں نفع پہنچے۔ بچے تھوڑے عرصہ سے یہ خیال پیدا ہوا لیکن کوئی عملی صورت ظاہر نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ ایک دن میرے لائق کرم فرما مشر عباس یلب جی صاحب بیچ ہائیکورٹ بڑودہ نے بہت شد و مد سے اس بحث پر تقریر کی اور مجھے اصرار کیا کہ اس مضمون پر مسلمان بچوں

کے واسطے ایک مختصر مگر نہایت دلچسپ بچوں کی طبیعت کے موافق کتاب لکھی، پانچاچھ میں نے یہ کتاب لکھنا شروع کی قرآن و احادیث۔ سیر اور مستند تواریخ سے حضرت رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک زندگی کے منتخب واقعات عام فہم عبارت میں تحریر کئے اور بیان کا یہ انداز رکھا کہ بچوں کو اپنے رسول پاک سے ایک خاص اؤنس ہو جائے اور آپ کا مقدس نام اور آپ کے صحیح حالات کا خاکہ اُن کے متانتوں پر نقش ہو جائیں۔

خدا کا شکر ہے کہ حسبِ نخواستہ کتاب تیار ہو گئی اور مسلمانوں کے ہر فرقہ کے بچوں کے واسطے ایک چھوٹا سا دلچسپ مذہبی و اخلاقی رسالہ مرتب ہو گیا۔ حق تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے طفیل سے اس سعی کو مشکور فرمائے اور ساعی کو بمقتضائے الدال علی الخیر کفاعلہ۔ اجر جزیل عطا فرمائے۔

سید نواب علی محسنی

ٹرودہ محلہ ناگر وارہ

۲۳۔ نومبر ۱۹۰۹ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## باب ۱

بی بی آمنہ قریش کے خاندان میں بڑی نیک  
 بخت بی بی تھیں ان کی شادی مکہ کے سردار  
 عبدالمطلب کے بیٹے عبد اللہ سے ہوئی، خدا کے  
 پیارے ہمارے نبی محمد ان کے اکلوتے بیٹے تھے  
 آپ کے پیدا ہونے میں دو تین ہفتہ باقی تھے  
 کہ ایک عیسائی بادشاہ نے مکہ پر چڑھائی کی اور  
 بہت سی فوج اور بڑے بڑے ہاتھی ساتھ لاکر چاہا

کہ کعبہ کو گرا دے اور قریش کو پکڑ لے جائے مگر ہمارے نبی کی برکت سے بہت سی اباہیلیں چونچ او پینچوں میں خدا کے حکم سے کنکریاں داب کر آسمان پر چھا گئیں اور دشمنوں کے سروں پر برسنا شروع کیں وہ کنکریاں ایسی غضب کی تھیں کہ دشمن ہیر نہ سکے۔

نبی بی آمنہ بھاری پہاڑ میں پھپ رہی تھیں جب دشمن بھاگے گھر آئیں، ہمارے نبی دو شنبہ کے دن صبح کو پیدا ہوئے، آپ کا نام محمد رکھا گیا، کیا پیارا نام ہے۔ خدا نے آپ کی تعریف کی زمین اور آسمان میں دھوم مچی آپ کی برکت سے سب بلائیں

دور ہو گئیں، مکہ میں قحط تھا بیماری پھیلی تھی، آپ کے پیدا ہوتے ہی پانی برسنا اور بیماری دفع ہوئی۔

## باب ۲

ہمارے نبی کے پیدا ہونے سے کچھ دن پہلے آپ کے والد عبداللہ انتقال کر چکے تھے، نبی بی آمنہ بھی چند روز بعد دنیا سے چل بسیں، ہمارے نبی بچپن میں یتیم ہو گئے، نہ باپ کا سایہ رہا نہ ماں کی گود میں کھیلنے پائے، نہ کوئی بہائی تھا نہ کوئی بہن آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کو بہت محبت سے پالا آپ کی بھولی بھالی صورت اور پیاری پیاری

باتوں سے سب خوش ہوتے تھے۔

ہمارے نبیؐ اپنے چچا زاد بھائیوں کے ساتھ موسیٰ  
نبی کی طرح جنگل میں بکریاں چرانے جاتے تھے، گھر  
کا کام کاج کرتے تھے اور میل ملاپ کے ساتھ رہتے  
تھے۔

جب جوان ہوئے آپ کے خاندان کی ایک  
بی بی خدیجہؓ نے اپنا مال تجارت کے لئے دیکر  
ہمارے نبیؐ کو ملک شام کی طرف بھیجا، آپ نے  
مال بیکر خوب نفع کمایا اور گھر پہنچ کر کوڑی کوڑی کا  
حساب دیدیا۔

بی بی خدیجہؓ بیوہ تھیں آپ کی سچائی محنت

اور لیاقت سے بہت خوش ہوئیں اور چاہا کہ آپ کے ساتھ نکاح کر لیں ابو طالب نے ہمارے نبی کا نکاح بی بی خدیجہؓ سے کر دیا۔

خدیجہؓ بڑی نیک بی بی تھیں، ہمارے نبی کی بہت خدمت کی اور آپ کو بھی بہت محبت تھی۔

## باب ۳

بازار میں ایک دن لوگ کہیں سے ایک لڑکے کو پکڑ لائے اور اُس زمانہ کے دستور کے موافق بیچ رہے تھے بی بی خدیجہؓ نے لڑکے کو خرید لیا اور ہمارے نبی کی خدمت کے لئے پیش کیا۔

آپ کو اس غلام پر بہت ترس آیا اس پر بہت  
 مہربانی کی اور اچھی طرح سے رکھا، اوس لڑکے کو آپ  
 سے ایسی محبت ہو گئی کہ جب اُس کا باپ مکہ میں آیا  
 اور چاہا کہ روپیہ دیکر لڑکے کو واپس لے تو وہ لڑکا کسی  
 طرح راضی نہ ہوا۔ کہ ہمارے بنی کے پاس سے چلا  
 جائے، اس لڑکے کا نام زید تھا اُس نے مرتے  
 دم تک ہمارے بنی کے ساتھ نچوڑا۔

ہمارے بنی بچوں پر بہت مہربان تھے، اُن  
 کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے تھے اور اُن کو  
 پیار کرتے تھے۔

## باب ۴

ہمارے نبی جب چالیس برس کے ہوئے تو  
 خدا نے جبرئیل فرشتہ کو جو عیسیٰ موسیٰ اور سب  
 نبیوں کے پاس خدا کا پیام لانا تھا بھیجا اور حکم دیا کہ  
 اُسے محمد میرے بندوں کو اچھی باتیں بتاؤ بُری باتوں  
 سے روکو اور سب کو سیدراستہ پر لاؤ۔“

ہمارے نبی خدا کا فرمان سنکر صفا پہاڑ پر چڑھ  
 گئے اور اپنے عزیزوں اور اپنی قوم قریش کے سب  
 آدمیوں کو پکارنا شروع کیا، سب لوگ آپ کے  
 پاس جمع ہو گئے تب آپ نے فرمایا۔

”لوگو اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے  
ایک بڑی بھاری فوج چھپ رہی ہے تاکہ تم کو  
مارپیٹ کر تمہارا مال و اسباب چھین لے جائے تو  
کیا تم یقین کرو گے۔

سب لوگ بول اٹھے۔ ”ہاں ہم یقین کریں گے  
اس وجہ سے کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ بچپن سے آج  
تک تم کبھی جھوٹ نہیں بولے تم نے ہمیشہ ہماری  
بھلائی کا خیال رکھا۔ کہو کیا کہتے ہو تم جو کہو گے ہم  
سچ سمجھیں گے“

یہ سن کر ہمارے نبی نے پکار کر کہا ”لوگو تم مجھ  
کو سچا مانتے ہو تو سنو ایک دن ہم سب کو اس

دُنیا سے خدا کے سامنے چلنا ہے، جیسا کرو  
 ویسا پاؤ گے، وہاں کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔ نہ  
 تمہارے بت تمہارے کام آئیں گے نہ کوئی خدا کے  
 سامنے تمہاری سفارش کرے گا؛ بس ایک  
 اللہ کو مانو جو ہم سب کا پالنے والا اور ماں باپ  
 سے زیادہ مہربان ہے۔

یہ شکر جو لوگ اچھے تھے انہوں نے آپ کا کہا  
 مانا اور مسلمان کہلائے اور جو بُرے تھے انہوں  
 نے کچھ خیال نہ کیا اور کافر ہو گئے۔

## باب ۵

ہمارے نبی امیر اور غریب ادنیٰ اور اعلیٰ سب  
کو خدا کا کلام سنتے تھے اور نیک راہ بتاتے تھے  
مگر کافر آپ کی نصیحت نہیں سنتے تھے اور آپ کو  
طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے، کوئی کہتا تھا آپ  
جادوگر ہیں کوئی کہتا تھا دیوانے ہیں، توبہ توبہ  
آپ کو کیسا برا کہتے تھے مگر خدا کے پیارے  
ہمارے نبیؐ اس کا کچھ خیال نہیں فرماتے تھے اور  
اُن کو اچھی باتیں اور نیکی کرنا سکھاتے تھے۔  
آپ جد ہر سے نکلتے تھے کوئی کافر آپ پر  
خاک جھونک دیتا تھا کوئی راستہ میں کانٹے

ڈال دیتا تھا جس سے ہمارے نبی کے پاؤں لہو  
 بہان ہو جاتے تھے، غرضکہ آپ کو طرح طرح سی  
 ستاتے تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے ماننے والوں  
 کو بھی سخت تکلیفیں دیتے تھے جو امیر تھے انہیں  
 گالیاں دیتے تھے اور جو غریب تھے ان میں سے  
 کسی کو جلتی ہوئی زمین پر دوپہر کے وقت لٹا کر  
 سینے پر پتھر رکھ دیتے تھے اور کسی کو کوڑے مارتے تھے  
 مگر وہ سچے مسلمان سب مصیبتیں سہتے تھے لیکن  
 اپنا پاک دین اسلام جس کو ہمارے نبی نے  
 سکھایا تھا نہیں چھوڑتے تھے۔

## باب ۶

کافروں نے ایک دن اپنے ایک بڑے سردار  
 کو ہمارے نبی کے پاس اس لئے بھیجا کہ آپ کو دنیا  
 کا لالچ دلا کر خدا کی راہ بتانے سے روک دے  
 وہ سردار آیا اور ہمارے نبی سے بہت نرمی کے  
 ساتھ کہنے لگا۔

”اے میرے بھائی کے بیٹے اگر تم کو اس کام سے  
 مال اور دولت جمع کرنے کا ارادہ ہے تو ہم سے  
 کہہ دو ہم سب ملکر تم کو مالا مال کر دیں گے، اگر  
 عزت اور مرتبہ چاہتے ہو تو آؤ ہم تم کو اپنا رئیس

بنالیں، اگر حکومت چاہتے ہو تو کہو ہم تم کو اپنا  
بادشاہ بنائیں۔“

یہ سنکر ہمارے نبی نے جواب دیا ”اے سرور  
مجھے یہ کچھ نہیں چاہئے، آپ جائے اور لوگوں سے  
کہہ دیجئے کہ بس ایک ہی خدا کو مانو، اسی سے  
اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔“

## باب

کافروں نے مسلمانوں کو اس قدر ستایا کہ  
انگہ میں رہنا مشکل ہو گیا، ہمارے نبی نے یہ حال  
دیکھ کر بہت سے مسلمانوں کو حبشیوں کے ملک

میں جہاں کا بادشاہ عیسائی تھا بھیج دیا، کافروں  
 نے پیچھے پیچھے اپنا قاصد بادشاہ کے پاس بھیجا  
 تاکہ اُن بیچاروں کو وہاں بھی پناہ نہ ملے۔

بادشاہ نے مسلمانوں کو دربار میں بلو کر اُن کا  
 حال پوچھا، جمعہ ہمارے نبی کے چچا زاد بھائی نے  
 جواب دیا۔

”اے بادشاہ ہم تہوں کو پوجتے تھے، نجس رہتے  
 تھے، مردار کھاتے تھے، بات بات پر لڑتے تھے  
 اور بھیو دہ بکتے تھے۔ خدا نے ہم پر بڑا فضل کیا  
 کہ ہماری قوم میں ایک نبی پیدا کیا جن کا نام محمد  
 ہے، وہ بہت شریف، نیک اور سچے آدمی ہیں انہوں نے

ہم کو سمجھایا ہے کہ ہم ایک خدا کو مانیں، بتوں کی  
 پوجا چھوڑیں۔ مسیح بولیں۔ جو وعدہ کریں، پورا کریں، آ  
 بادشاہ ہم نے اپنے نبی کا کہا مانا۔ اس پر ہماری  
 قوم ہم سے خفا ہے۔ اور ہم کو اس قدر ستایا کہ ہم اپنا  
 گھر بار چھوڑ کر تیرے ملک میں پناہ لینے آئے ہیں۔  
 بادشاہ نے یہ سُکر کہا اچھا کچھ قرآن پڑھو  
 جعفر نے سورہ مریم کی چند آیتیں ایسی  
 پڑھیں کہ بادشاہ اور اُس کے دربار کے  
 پادریوں کے آنسو جاری ہو گئے اور  
 کہنے لگے بیشک یہ خدا کا کلام ہے،  
 مسیح نے انجیل میں اسی نبی کے لئے

پیشین گوئی کی تھی، حقیقت میں محمدؐ اللہ کے رسول  
ہیں۔

یہ کہہ کر وہ سب مع اپنے بادشاہ کے آخر مسلمان  
ہو گئے۔

## باب ۸

ہمارے نبیؐ کو جب کافروں نے بہت ایذا دی  
تو تھوڑے دن کے واسطے آپؐ مکہ سے نکل کر طائف  
کے شہر میں تشریف لے گئے اور وہاں لوگوں  
کو ہدایت کرنا شروع کی، طائف کے سرداروں کو  
اپنے مال اور دولت پر بہت غرور تھا، انہ خدا کا

کلام سنا اور نہ ہمارے نبی کی کچھ قدر کی اور غلاموں  
 اور لڑکوں کو لگا دیا۔ جنہوں نے آپ کو گالیاں  
 دے دے کر تھہ مارے اور شہر سے باہر کر دیا۔  
 ہمارے نبی زخموں سے چور بھوکھے پیاسے  
 جنگل میں ایک کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے  
 اور نماز پڑھ کر دعا مانگی ”خداوند! تو خوش سے تو  
 کچھ غم نہیں، میں تیرا پیام پہنچانے میں پوری کوشش  
 کروں گا، تو ہی میری مدد کر۔“

آخر ہمارے نبی پھر مکہ لوٹ آئے اور اب ان  
 مسافروں کو جو مکہ میں باہر سے آکر ٹھیرتے تھے  
 ہدایت کرنا شروع کی، چنانچہ چند آدمی جو مدینہ سے

آئے تھے خدا کا کلام شکر آپ پر ایمان لائے۔

## باب ۹

ہمارے نبی ایک رات کعبہ میں لیٹے تھے، خدا

نے جبرئیل کو بھیجا اور آپ کو آسمان پر بلا یا۔

فرشتہ ہمارے نبی کو پہلے بیت المقدس میں

لے گیا۔ اور وہاں آپ نے نماز پڑھی، پھر آسمان

پر لے گیا جہاں آپ نے عیسیٰ اور موسیٰ، یوسف

اور ابراہیم، نوح اور آدم سب نبیوں سے ملاقات

کی۔

پھر خدا نے ہمارے نبی کو آسمانوں کے اوپر

اپنے پاس بلایا آپ سے کلام کیا اور بڑا مرتبہ عطا کیا  
 اور حکم دیا کہ اپنی امت کو فجر ظہر عصر مغرب اور عشاء پانچوں  
 وقت کی نماز پڑھنے کی تاکید کرنا جس سے خدا کے  
 یہاں ان کو بڑا مرتبہ ملیگا۔

اس کے بعد ہمارے نبی وہاں سے واپس آئے  
 اور آسمانوں کے عجائبات دیکھے ، فرشتوں اور پیوں  
 نے آپ کو مبارکباد دی ، پھر جبرئیل ہمارے نبی  
 کو جہاں سے ساتھ لے گئے تھے وہیں اسی رات  
 کو پہنچا گئے۔

## باب ۱۰

مدینہ والوں نے جب اپنے ساتھیوں سے جوہار  
 نبی پر ایمان لائے تھے آپ کا حال سنا، خوشی  
 خوشی مکہ میں آپ کے پاس آئے خدا کا کلام سنا  
 اور مسلمان ہو گئے، پھر ہمارے نبی سے کہنے لگے  
 "یا رسول اللہ کافروں نے اس شہر میں آپ کو بہت  
 تکلیف دی ہے۔ اور مسلمانوں کا یہاں رہنا مشکل ہے  
 اب آپ مدینہ تشریف لیجئے اور وہاں لوگوں کو ہدایت  
 کیجئے ہم سب جان اور دل سے آپ کی خدمت کو  
 حاضر ہیں۔"

ہمارے نبی نے قبول کیا اور آپ کے فرمانے  
 کے موافق مسلمان اپنے بھائیوں کے ساتھ مدینہ  
 چلے گئے پھر ہمارے نبی نے بھی تیاری کی، کافروں  
 نے جب یہ دیکھا تو بہت بگڑے اور سبھوں نے  
 ملکر آپ کے مار ڈالنے کی تجویز کی، اور رات کے  
 وقت مکان کے آس پاس چھپ رہے تاکہ  
 موقع پا کر چپکے سے آپ کا کام تمام کر دیں۔  
 مگر خدائے ہمارے نبی کو بچا لیا، کافر کچھ نہ کر سکے  
 اور آپ صاف مکان سے نکل گئے اور شہر کے  
 باہر ایک غار میں چھپ رہے۔

صبح کو کافروں نے چاروں طرف سوار دورا

اور خود بھی ڈھونڈھنے نکلے کہ جہاں آپ ملیں وہیں  
 قتل کر ڈالیں، چند کافر غارتگاہ بھی پھونچے، اُس وقت  
 ہمارے نبی کے ساتھی نے زندگی سے مایوس ہو کر  
 کہا اب ہم نہیں بچ سکتے مگر ہمارے نبی نے فرمایا  
 کیا غم ہے اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“

خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو، اوس غار کے منہ پر  
 مکڑی نے جال اتان دیا تھا اور جنگلی کبوتر نے اندھے  
 دے تھے کافر سمجھے کہ یہ غار ویران پڑا ہے اندر نہ  
 آئے اور آپ کی تلاش میں آگے بڑھ گئے؛ آخر ناکام  
 واپس آئے۔

تیسرے دن ہمارے نبی غار سے نکلے اور مدینہ

کو چلے مگر ایک سوار نے آپ کو دیکھ لیا اور نیزہ لیکر  
 پیچھے دوڑا، خدانے اپنے پیارے نبی کی حفاظت  
 کی گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور سوار منہ کے بل تھریلی  
 زمیں پر گر پڑا۔ ہمارے نبی نے اپنے دشمن پر رحم کر کے  
 دعادی، وہ اٹھ کھڑا ہوا اور توبہ کر کے آپ پر  
 ایمان لایا۔

## باب ۱۱

مدینہ پہنچ کر ہمارے نبی نے سب مسلمانوں  
 کے ساتھ مل کر اپنے ہاتھ سے ایک مسجد بنائی اور  
 خدائے پاک کی عبادت بے روک ٹوک ہونے لگی۔

ہمارے نبی مسجد میں مسلمانوں کے ساتھ نماز  
 پڑھ کر فرماتے تھے جو شخص خدا کی مخلوق سے محبت رکھتا  
 ہے اور بچوں کو پیار کرتا ہے خدا اُس پر مہربان  
 ہے، لوگو محتاجوں کو کھانا کھلاؤ اپنے عزیزوں  
 اور غیروں سب سے نیک سلوک کرو، خندہ پیشانی  
 کے ساتھ سلام کر کے ایک دوسرے سے ملو،  
 خود نیکی کرو اور دوسروں کو نیکی کرنا سکھاؤ۔  
 یہودیوں کے سردار عبد اللہ ابن سلام  
 نے جس وقت ہمارے نبی کی نصیحت سنی اور  
 آپ کے چہرہ پر خدا کا نور چمکتا ہوا دیکھا فوراً  
 کلمہ پڑھا، اسی طرح بہت سے مدنیہ والے مسلمان

ہو گئے۔

مکہ کے کافر یہ حال سن کر بہت بگڑے اور یہاں  
 بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ بار بار فوجیں بیکر دینے  
 پر حملہ کرتے تھے تاکہ ہمارے نبی کو اور مسلمانوں کو  
 قتل کر کے اسلام کو مٹا دیں مگر خدا نے اسلام کو  
 فتح دی۔

## باب ۱۲

اُحد کی لڑائی میں کافروں نے ہمارے نبی  
 کو تیروں اور پتھروں سے اس قدر زخمی کیا کہ  
 آپ غش کھا کر گر پڑے کافر سمجھے کہ آپ کا خاتمہ

ہو گیا مگر خدانے ہمارے بنی کو زندہ رکھا، آپ اٹھ  
 کھڑے ہوئے اور اپنے دشمنوں کے واسطے دعا  
 کی، خداوند امیری قوم کو بخش دے یہ جانتے نہیں  
 ہیں کہ کیا کر رہے ہیں۔

ایک دن آپ ایک درخت کے نیچے تنہا سو  
 رہے تھے ایک کافر جس کا نام وعشور تھا لپکا او  
 تلوار سونت کر کہنے لگا۔ ”اے محمد اب تم کو کون بچا  
 سکتا ہے“ ہمارے بنی اٹھ بیٹھے اور کہنے لگے  
 ”خدا میرا بچائے والا ہے“ یہ کہہ کر وعشور کی تلوار  
 لپک کر چھین لی اور فرمایا ”اب تو بتا تجھے کون  
 بچائے گا“ وعشور اپنی زندگی سے مایوس ہو کر

کہنے لگا ”کوئی نہیں“

ہمارے بنی نے یہ سنکر تلوار اُس کے سامنے  
 پھینک دی اور فرمایا و عشور اپنی تلوار اٹھالے  
 اور مجھ سے رحم کرنا سیکھ ”و عشور پر ہمارے بنی کی  
 بہادری اور رحم کا ایسا اثر ہوا کہ اسی وقت توبہ  
 کی اور کلمہ پڑھکر مسلمان ہو گیا۔

## باب ۱۳

مکہ کے کافر مسلمانوں سے سات برس تک  
 سخت لڑائیاں لڑتے رہے مگر کچھ نہ کر سکے ہمارے  
 بنی آخر مسلمانوں کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے،

سب کافر گھیر لئے گئے، یہ وہی کافر تھے جنہوں  
 نے ہمارے نبیؐ کو اور مسلمانوں کو طرح طرح کی تکلیفیں  
 دی تھیں اور قتل کر ڈالنا چاہتے تھے، انہیں  
 کے ظلم سے مکہ چھوڑنا پڑا تھا۔

غرض کہ جب سب کافروں کو مسلمانوں نے  
 گھیر لیا، ہمارے نبیؐ نے فرمایا ”لوگو تمہارا کیا خیال  
 ہے آج تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جائے گا“  
 کافروں نے سر جھکا کر جواب دیا ”اے ہمارے  
 نیک بھائی ہم پر رحم کیجئے“

ہمارے نبیؐ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا ”میں نے

تم سب کو معاف کیا، جاؤ تم سب آزاد ہو“

کافروں کو یقین تھا کہ ان کے گناہ معافی کے  
 قابل نہیں ہیں اور ان سے ضرور بد لایا جائیگا  
 مگر ہمارے نبیؐ کا یہ رحم اور کرم دیکھ کر بہت شرمندہ  
 ہوئے اور کہنے لگے بیشک آپ سچے نبیؐ اور  
 خدا کی رحمت ہیں اسی دن سے کافروں نے  
 توبہ کی اور سب آپ پر ایمان لاسے۔

ان کافروں میں ایک شخص ہبیار بن اسود  
 بھی تھا جس نے ہمارے نبیؐ کی بڑی بیٹی زینبؓ  
 کو قتل کر ڈالا تھا، اُس دن یہ شخص پھلے ڈر کے  
 مارے چھپ رہا۔ پھر ہمارے نبیؐ کے سامنے ہاتھ  
 جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ ”میں اب بہت

شہر مندہ ہوں آپ میرا گناہ معاف فرمائے، ہمارے  
 نبی نے سر جھکا لیا اور فرمایا ”تو اب کیوں شہر مندہ  
 ہے، تجا میں نے تجھے معاف کیا؟“

## باب ۱۴

جستی کافروں کا ایک غلام تھا، اس نے  
 اُحد کی لڑائی میں ہمارے نبی کے چچا حمزہؓ کو  
 شہید کر کے آپ کا جگر نکال لیا تھا مگر فتح  
 ہونے کے بعد بھاگا بھاگا پھرتا تھا۔ آخر کوئی پناہ  
 کی جگہ نہ پا کر ایک دن ہمارے نبی کے پاس  
 حاضر ہوا اور کہنے لگا ”مجھے اتنی مہلت دیجئے

کہ میں آپ سے خدا کا کلام سنوں ”ہمارے نبی  
نے یہ آیت پڑھی۔

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَي أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن  
رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا

”اے محمد کہہ دو کہ اے میرے بند و جنہوں نے  
اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے  
ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہوں کو بخشنے  
والا ہے (پارہ ۲۴)

جستیٰ شکر کہنے لگا ”کیا میرا بھی گناہ معاف  
ہو سکتا ہے۔ ہمارے نبی نے فرمایا ”کیوں نہیں“  
جستیٰ نے اسی وقت توبہ کی اور آپ پر ایمان لایا۔

## باب ۱۵

ایک لڑائی میں بہت سے یمن کے کافر پکڑے گئے ان میں حاتم طائی کی بیٹی بھی تھی، ہمارے نبی قیدیوں کے پاس گئے، حاتم کی بیٹی نے آپ

کو دیکھ کر کہا:

تیں اپنے قوم کے سردار حاتم کی بیٹی ہوں جو عرب میں بڑا سخی مشہور ہے، میرا باپ مرچکا ہے، بھائی شکست کھا کر بھاگ گیا ہے، میرا آج کوئی مددگار نہیں ہے اور میں قید میں ہوں، ہمارے نبی نے نہایت ترمی اور مہربانی سے

فرمایا "اے لڑکی تیرے باپ میں تو سچے ایمان والوں کی صفت تھی وہ بڑا سخی تھا، جا میں نے تجھے چھوڑ دیا، لڑکی نے کہا "میرے ساتھ میری قوم پر بھی رحم کیجئے، ہمارے نبیؐ نے قیدیوں کو بھی چھوڑ دیا اور اس لڑکی کو راستہ کا چرخ دیکر اس کے بھائی عدی کے پاس بھیج دیا، عدی نے جب اپنی بہن سے یہ حال سنا ہمارے نبیؐ کے پاس آیا۔ اور تو بہ کر کے مع اپنی بہن کے مسلمان ہو گیا۔

## باب ۱۶

نجران کے عیسائی ہمارے نبیؐ کے پاس آئے

اور کہنے لگے ”مسیح کنواری مریم سے پیدا ہوا وہ  
خدا کا بیٹا ہے، باپ بیٹا اور روح القدس یہ تین  
ایک ہیں“

ہمارے نبی نے فرمایا ”مسیح تو بے باپ  
کے پیدا ہوئے مگر تباؤ آدم کے ماں باپ کون تھے  
سنو! خدا کی ذات پاک ہے نہ اس کا کوئی بیٹا  
ہے نہ بی بی، وہی سارے جہان کا پالنے والا  
ہم سب کا مالک ہے، موسیٰ نبی کی طرح عیسیٰ بھی  
نبی تھے۔ اور خدا کے نیک بندے“

یہ سنکر عیسائیوں نے تکرار شروع کی آخر یہ  
ہوا کہ عیسائیوں کا پیشوا اور ہمارے نبی اپنے اپنے

بال بچوں کو ساتھ لیکر دعا کریں کہ جو جھوٹ کہتا ہو  
اُس کو خدا غارت کر دے۔

ہمارے نبی صبح کو اس شان سے چلے کہ اپنے  
چھوٹے نواسے حسینؑ کو گود میں لئے ہوئے،  
بڑے نواسے حسنؑ کی انگلی پکڑے ہوئے،  
پچھے بی بی فاطمہؑ آپکی بیٹی اور ان کے پیچھے اُن  
کے شوہر علیؑ

عیسائیوں کا پیشوا یہ حال دیکھ کر کہنے لگا  
”میرے بھائیوں سے ہرگز مقابلہ نہ کرنا، یہ  
ایسے نیک بندے معلوم ہوتے ہیں اور ان کی  
صورتوں پر ایسی روشنی ہے کہ اگر خدا سے دعا

مانگیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جاے تو بیشک  
 خدا ان کی دعا قبول کرے گا۔  
 عیسائی یہ سنکر قائل ہو گئے اور آخر ہمارے  
 نبی پر ایمان لائے۔

## باب ۱۷

ہمارے نبی کے پاس کوئی محتاج آتا تو آپ  
 بھوکے رہتے اور اس کو اپنا کھانا کھلاتے اور اپنا  
 کپڑا اتار کر دیتے اور کبھی کسی کا سوال رد نہ فرماتے  
 آپ سیدھی سادھی زندگی بسر کرتے تھے، فقیر و  
 کے پاس بیٹھتے اور مسکینوں کو اپنے ساتھ کھانا

کھلاتے تھے۔

ایک دن آپ اپنی کوٹھری میں چٹائی پر لیٹے  
تھے اور کچھ بچھانے کو نہ تھا، چٹائی کے نشان  
آپ کے پاک جسم پر بن گئے۔

ایک مسلمان نے یہ دیکھ کر کہا ”روم اور  
ایران کے بادشاہ عیش کرتے ہیں مگر ہمارے  
نبی جو دین اور دنیا کے بادشاہ ہیں آہ اس  
حال سے رہتے ہیں“

ہمارے نبیؐ نے یہ سن کر فرمایا ”مجھے دنیا کا عیش  
نہیں چاہئے، خداوند! مجھے مسکینوں کی طرح موت دے“

## باب ۱۸

ہمارے نبی نے بہت سے معجزے دکھائے  
 ایک دن آپ جنگل میں جا رہے تھے اور بہت سے  
 ویندار آپ کے ساتھ تھے، گرمی کی شدت تھی دوپہر  
 کا وقت اور پانی کا کہیں نشان نہ تھا۔

ہمارے نبی نے تب ایک چھوٹی سی مشک جس  
 میں تھوڑا سا پانی تھا اٹھائی اور لوگوں کو بلانا  
 شروع کیا، سبہوں نے پانی خوب پیا اور وہ چھوٹی  
 سی مشک سیکڑوں آدمیوں کے واسطے کافی ہو گئی۔  
 اسی طرح ایک مرتبہ ایک غریب مسلمان نے

آپ سے عرض کیا "میرا باپ یہودیوں کا قرضہ  
 چھوڑ کر مر گیا ہے یہودی مجھ پر سختی کرتے ہیں اور  
 اپنا روپیہ مانگتے ہیں مگر میں محتاج ہوں"  
 ہمارے نبی نے فرمایا "تیرے پاس کوئی چیز  
 ہو تو لا" اُس نے تھوڑے خرچے لاکر رکھدے  
 ہمارے نبی نے خرچوں پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اور  
 فرمایا "اب ان خرچوں کو تول تول کر قرضو ہوں  
 کو وینا شروع کر، اس نے ایسا ہی کیا اور منوں خرچے  
 تول دیے اور سارا قرضہ ادا ہو گیا۔

ایسے بہت سے معجزے آپ نے دکھائے  
 مگر سب سے بڑا معجزہ آپ کا قرآن ہے جس کا مثل

نہیں ہے اور نہ ہوگا۔

## باب ۱۹

یہودیوں کو ہمارے نبیؑ سے بہت دشمنی تھی اور چاہتے تھے کہ کسی طرح آپ کو قتل کر ڈالیں کبھی لڑتے تھے کبھی دغا کرتے تھے، کبھی لوگوں کو پہکا کر دینے پر حلقہ کر دیتے تھے مگر خود ہی ذلیل ہوتے تھے۔

ایک دن یہودیوں کے سردار حارث کی بیٹی زینب نے ہمارے نبیؑ کی دعوت کی اور کھا نہیں چکے سے زہر دیدیا، مسلمانوں کو جب یہ حال

معلوم ہوا، زینب کو پکڑا، مگر ہمارے نبیؐ نے فرمایا  
 ”اب اس عورت کو چھوڑ دو میں نے معاف کیا“  
 عورت چھوڑ دی گئی مگر ہمارے نبیؐ آخر ہی زہر کے  
 اثر سے ۶۴ برس کی عمر میں دنیا سے رخصت  
 ہو کر خدا کے پاس پہنچے۔

مدینہ میں ہمارے نبیؐ مسجد نبوی کے حجرہ میں  
 آرام فرماتے ہیں، لاکھوں کروڑوں مسلمان منکلوں  
 منکلوں سے آتے ہیں اور آپ کی زیارت کر کے  
 درود پڑھتے ہیں۔

## باب ۲۰

ہمارے نبی ۱۳ برس تکہ میں اور دس برس  
مدینہ میں کل ۲۳ برس تک خدا کے حکم سے  
لوگوں کو ہدایت فرماتے رہے۔

خدا نے اپنا پاک کلام قرآن شریف آپ  
پر اتارا جس سے بڑھکر دنیا میں کوئی کتاب نہیں  
ہے، یہ آسمانی کتاب ہلکوا سلام کا سچا مذہب  
سکھاتی ہے۔

ہم ایک اللہ کو مانتے ہیں اسی کی عبادت  
کرتے ہیں کوئی اُس کا مثل نہیں، کوئی اُس کا

شریک نہیں، نہ کوئی اُس کا بیٹا ہے نہ کوئی باپ  
 اسی نے زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے،  
 چڑیاں، جانور اور آدمی سب کو پیدا کیا ہے اور  
 وہی سب کو پالتا ہے، فرشتے اُس کے پاک  
 بندے ہیں اور دین رات اُس کا حکم بجالاتے  
 ہیں۔

وہ اللہ الیامہربان ہے جس نے ہمیں اچھی  
 باتیں سکھانے کے واسطے ہر جگہ نبیوں کو بھیجا  
 جنہوں نے اپنے اپنے زمانہ میں لوگوں کو نیک  
 راہ بتائی، سب کے بعد خدا نے ہمارے پیارے  
 نبی محمد مصطفیٰ کو بھیجا جنہوں نے اسلام کا

ایسا کامل دین سکھایا کہ اب کسی نبی کی قیامت تک ضرورت نہیں ہے، اسلام ساری دنیا کو نجات کا سیدھا اور صاف راستہ بتاتا ہے۔

ہمارے نبی نے ایسی اچھی تعلیم دی کہ اب ہندو اور عیسائی وغیرہا بھی ایک خدا کو مانتے جاتے ہیں، ہم آپ کو سچا نبی مانتے ہیں اور آپ کے پہلے جتنے نبی اور نیک بندے تھے سب کو سچا مانتے ہیں۔

ہم یقین کرتے ہیں کہ ہم سب مرنے کے بعد زندہ ہوں گے جو نیک ہیں وہ بہشت میں جلیں کریں گے اور جو بد ہیں وہ دوزخ میں جلیں گے۔

ہم یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے بنی نے  
 ہم کو سکھایا وہ سب خدا کے حکم سے سکھایا اور  
 ہم کو ویسا ہی کرنا چاہئے۔

ہم سب گنہگار ہیں مگر خدا کی رحمت سے ناامید

ہیں ہیں، ہمارے بنی اپنی زندگی میں دشمنوں

کے واسطے بھی دعا مانگتے تھے، ہم اپنے پیارے

بنی سے محبت کرتے ہیں کیا آپ ہمارے واسطے

خدا سے دعا نہ مانگیں گے؟

خدا ہمارے بنی کی دعا قبول کرتا تھا، ہمارے

بنی جب ہمارے واسطے دعا کریں گے کیا قبول

نہ ہوگی؟

بیشک ہم اپنے پیارے نبی محمد سے محبت  
 کرتے ہیں، آپ ہمارے واسطے خدا سے دعا مانگیں گے  
 اور خدا ہم کو دنیا اور دین میں خوش رکھے گا۔

ہم سب کلمہ پڑھتے ہیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ

رَسُوْلُ اللَّهِ نہیں ہے کوئی معبود بجز اللہ

کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔

ہم سب اپنے پیارے نبی پر درود بھیجتے ہیں اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اے اللہ محمد پر اور آپ

کی اولاد پر درود بھیج +

تمہیں











